سوال

(319) بدفعلی کے بعد توبہ کی اور اس سے نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نور پور تھل سے پروفیسر نواب دین کلیر لکھتے ہیں کہ ایک مرد کسی عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے اس نے اس فعل بد سے توبہ کرنے کے بعد اس عورت کی لڑکی سے نکاح کر لیا قرآن وحدیث کی رو سے آیا یہ نکاح صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ کے متعلق علمائے امت کا اختلاف ہے اکثر اہل علم کی رائے کے مطابق وہ صنفی تعلقات حرمت کا باعث ہوتے ہیں جو شرعی نکاح کے بعد قائم کئے جائیں گے جبکہ کچھ علما کا خیال ہے کہ شرعی غیر شرعی سے قطع نظر مطلق طور پر کسی عورت سے صنفی تعلقات قائم کرنا اس عورت کی ماں اور بیٹی سے نکاح کرنے میں رکاوٹ کا باعث ہے احناف نے مؤخر الذکر موقف کو اختیار کیا ہے لیکن جمہور علما نے ان سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کے ہاں ناجائز تعلقات کسی قسم کی حرمت کا باعث نہیں بنتے مثلاً دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کرنا جائز ہے کیا کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس کی بہن سے بدکاری کرنا رشتہ ازدواج کے انقطاع کا باعث ہوسکتا ہے ہرگز نہیں چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اپنی سالی سے زنا کرتا ہے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ (صحیح بخاری تعلیقاً)

اسی طرح کوئی آدمی اپنی بیوی کی والدہ سے ناجائز تعلقات استوار کرلیتا ہے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی اس کے متعلق بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوی یہ ہے کہ اس شخص نے بیک وقت دو حرمتوں کو پامال ضرور کیا ہے لیکن اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ (بیہقی۔7/68)

اس کی سند کے متعلق علامہ البانی رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شیخین کی شرط کے مطابق ہے (ارواء الغلیل :6/288

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے برعکس بھی فتوی منقول ہے جس کے متعلق امام بخاری رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرنے والے راوی ابو نصر کا سماع حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری : کتاب النکاح)

اس مسئلہ کے متعلق ایک روایت بھی بیان کی جاتی ہے کہ جس نے کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اس عورت کی ماں اور بیٹی دیکھنے والے پر حرام ہوجاتی ہے۔ (تفہیم القرآن 1/337:

لیکن حافظہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے جس کی بنا پر یہ روایت قابل قبول نہیں ہے۔ (فتح الباری: 9/156)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس کی سند میں انقطاع جہالت اور ضعف ہے۔ (بیہقی: 7/170)

قرآن کریم نے جس حرمت مصاہرت کا ذکر کیا ہے اس سے وہ رشتہ مراد ہے جو نکاح صحیح کے بعد عمل میں آتا ہے محض زنا سے مصاہرت (سسرالی رشتہ) ثابت کرنا سینہ زوری ہے کیوں کہ اس قسم کی بدکاری سے حق مہر عدت اور وراثت وغیرہ کا اجزاء اگر نہیں ہوتا تو اس سے رشتہ مصاہرت کیسے ثابت ہو سکتا ہے جو حرمت کا باعث ہو بلاشبہ زنا بہت بڑا فوجداری جرم ہے لیکن حرام جرم کسی حلال رشتہ پر انداز نہیں ہوتا چنانچہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی عورت سے بدکاری کی تھی کیا وہ اس عورت کی ماں سے نکاح کر سکتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ حرام جرم کسی حلال کو حرام نہیں کر سکتا۔ (فتح الباری: 9/157)

اسی طرح امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی آدمی کسی عورت سے بدکاری کرتا ہے تو کیا اس عورت کی لڑکی سے نکاح ہو سکتا ہے۔ تو انہوں نے بعض اہل علم کے حوالہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی حرام جرم کی بنا پر حلال کو خراب نہیں کرتا (بیہقی: 7/169)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان تینوں بزرگوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے (بدکاری کے بعد) عورت کی ماں سے اور بیٹی سے نکاح کو جائز قرار دیا ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب النکاح)

قرآن کریم کے مطالعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اندیشہ ہائے دور دراز بے کار ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے نسبی سسرالی اور رضاعی محرمات بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ ان کے علاوہ تمام رشتے تمہارے لیے حلال ہیں جب قرآن کریم نے اس زنا کو مصاہرت میں شامل نہیں کیا ہے تو ہمیں اس تکلف میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے لہذا صورت مسئولہ میں آدمی کا نکاح صحیح البتہ اسے اللہ تعالیٰ سے اپنے جرم شنیع کی معافی مانگنا اور صدق دل سے توبہ واستغفار کرنا انتہائی ضروری ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:339